سُوْرَۃُ النِّسَاء کی تفسیر

Lesson 4: An-Nisa (Ayaat 24-28): Day 12

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

اور وہ عورتیں جو کہ شوہر والیاں ہیں مگر جو کہ تمھاری مملوک ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے اور ان (عورتوں) کے سوا (اور عورتیں) تمھارے لئے حلال کی گئیں ہیں (یعنی یہ) کہ تم ان کو اپنے مالوں کے ذریعہ سے چاہو اس طرح سے کہ تم بیوی بناؤ صرف مستی ہی نکالنا نہ ہو پھر جس طریقے سے تم ان عورتوں سے متنفع ہوئے ہو سو ان کو ان کے مہر دو جو کچھ مقرر ہو چکے ہیں اور مقرر ہوئے بعد بھی جس پر تم باہم رضامند ہو جاؤ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں۔ (۲۴)

اَب لونڈیوں سے کیا معاملہ کیا جائے؟

مَرد تو باہر جائینگے، کمائیں گے۔ عورتیں جب لونڈی بن کر آتیں تو اُن کا کیا جائے؟

مدینہ چند ہزار کی بستی تھی، وہاں چند سو لوگ اور آ جائیں تو کیا کریں؟ عملی صورتِ حال کیا ہو گی؟

جیل میں رکھ لیں؟ واپس بھیج دیں؟ سب کی بہن یا ماں بنا دیں، کیا اُن کی ذمّہ داری کوئی اُٹھائے گا؟

بیوی بنا دیں؟ تو کوئی مومن عورت جیسی عزّت دے گا، کیونکہ اسلام دشمنی میں قید ہو کر آئی ہیں۔

اسلام کا مالِ غنیمت کا ایک نظام ہے۔ جس کی تفصیل ہم آگے جا کر پڑھیں گے۔

اللہ کے نبیؐ بالکل اُسی طرح سے جس طرح نکاح کے موقع پر ایک باپ اپنی بیٹی ایک مرد کے نکاح میں دیتا ہے، اللہ کے نبیؐ اُسی طرح ایک لونڈی کو مرد کے حوالے کرتے۔

جو عورتیں گرفتار ہو کر آتیں اُن کی ذمّہ داری ایک مرد کے سُپرد کی جاتی تاکہ وہ اس کی ہر طرح کی مالی، جسمانی اور جذباتی ضروریات پوری کرے، جس طرح نکاح کے موقع پر کچھ الفاظ عورت مرد کے رشتے کو حلال کر دیتے اسی طرح امامِ وقت کا فیصلہ یعنی خلیفۃ الاسلام لونڈی کو ایک مرد کی ملکیت میں دے دیتا۔ یہ ایک عدل و انصاف کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ کیا جاتا۔

ساری عورتیں بیت المال میں آتی تھیں۔

پھر کچھ کسی وجہ سے آزاد کر دی جاتیں۔ کچھ کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا جاتا۔ جنگی قیدیوں کا تبادلہ کیا جاتا۔ جو عورتیں باقی رہ جاتیں۔ اللہ کے نبیؐ وہ صحابہ کرامؓ کے حوالے کر دیتے۔ سب صحابہ کرامؓ لونڈیوں سے نکاح نہیں کرتے تھے۔ پہلی بات تو یہ کہ ایک مہینہ انتظار کیا جاتا کہ وہ حاملہ تو نہیں۔ دوسرا وہ اپنی لونڈی کا کسی اور کے غلام سے نکاح کروا دیتے۔

بعض لوگ صرف اپنے گھر کے کام کرواتے تھے۔ اللہ کے نبیؐ نے اِن لونڈیوں کو دوسرے مرد کو دے کر اُن کا ذمّہ دار بنایا تھا تاکہ ضروریات کا خیال رکھیں اور حفاظت کریں۔ وہ اُن کے قبضے میں آجاتیں تو دوسرے مردوں کے لئے جائز نہیں تھیں۔ یہ لونڈیاں اپنے مردوں کے لئے حلال تھیں۔ ان کی اولاد جائز اولاد تھی۔ اِن کی اولاد کو وراثت میں حِصّہ ملتا۔

اور فائدہ یہ تھا کہ جونہی اُس عورت کے اولاد ہو جاتی اُس کے بعد وہ بیچی نہیں جا سکتی تھی، اب اگر مرد کا انتقال ہو جاتا تو وہ آزاد ہو جاتی۔

ہمیں اس بارے میں علم نہیں ہوتا تو پھر ہم اسلام دُشمن پراپیگنڈے سن کر شرمندہ ہوتے رہتے ہیں۔

اب اگر ایک مرد اگر کسی لونڈی کو آگے بیچ دیتا تو اُس کا حقِ زوجیت بھی ختم ہو جاتا۔ شریعت نے لونڈیوں کی تعداد پر کوئی حد مقرر نہیں کی ہے۔ بیویاں صرف چار لیکن لونڈیاں جتنی مرضی رکھ سکتے ہیں۔ جو مالدار لوگ ہیں اگر وہ زیادہ خواتین کی ذمّہ داری لے سکیں تو معاشرے میں بھلائی ہوتی ہے۔

لونڈیاں جس مذہب سے بھی آتیں وہ مسلمانوں کا حُسن سلوک دیکھ کر زیادہ تر اسلام قبول کر لیتیں۔

حضرت صفیہؓ یہودی عالم کی بیٹی تھیں۔ وہ کسی اور صحابیؓ کے حصّے میں آئیں انہوں نے کہا اللہ کے نبیؐ یہ اعلیٰ نسب حسین عورت آپ کے لئے ٹھیک رہے گی۔

آپؐ نے اُن کو اسلام پیش کیا کہ اگر تم اسلام قبول کر لو میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔ آپؐ نے اُسے عزّت بخشی اور اُس آزادی کو حق مہر بنا کر اُن سے نکاح کر لیا۔ اُس کے چہرے پر تھپڑ کا نشان تھا، آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہوًا، انہوں نے بتایا کہ انہوں نے خواب دیکھا تھا کہ اُن کے آنگن میں چودھویں کا چاند اُتر آیا۔ انہوں نے اپنے یہودی خاوند کو خواب سُنایا تو اُس نے تھپڑ مارا کہ تم یثرب (مدینہ کا پہلا نام) کے نبیؐ کی بیوی بننے کے خواب دیکھ رہی ہو۔ یہودیوں کو یقین تھا کہ اللہ کے نبیؐ سچّے پیغمبر ہیں۔

اب ہم یہ سب سمجھ کر سوچیں کہ اس معاملے کو ہم عام نوکرانی پر لاگو نہیں کر سکتے۔

وہ صورتِ حال مختلف تھی۔ حالات فرق تھے۔ وقتی لونڈی کا اسلام میں کوئی تصّور نہیں۔

" وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ‌ۚ "اس آیت 24 کے دو موضوع مکمل ہوئے۔ یہاں وہ لسٹ مکمل ہوئی۔ جن سے نکاح حرام تھا۔

اب مندرجہ بالا والی تمام عورتوں سے نکاح نہیں کرسکتے باقی تمام عورتیں حلال ہیں۔

ہمارے سبق میں نکاح کی چار شرائط ہیں۔

1. اَنۡ تَبۡتَغُوۡا : نکاح میں مرد کی طرف سے طلب پائی جاتی ہے۔ مرد مانگتا ہے۔
2. بِاَمۡوَالِكُمۡ : اپنے مال کے بدلے میں۔ یعنی حق مہر دے کر نکاح کرو۔ مؤجل یا غیر مؤجل۔ یعنی ذِکر ضرور ہو گا۔
3. مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ: قیدِ نکاح میں رہنے والے۔ یعنی وقت کا ذِکر نہ ہو۔ کہ یہ شادی صرف تین دِن یا چھ مہینے کے لئے ہے۔ جب بھی نکاح کی مُدت کا ذِکر ہو گا نکاح باطل ہو گا۔ کوئی مُدت مقرر نہ کی جائے۔ مرد کا اِرادہ ہمیشہ کی شادی کرنے کا ہو۔

مُسٰفِحِيۡنَ: س ف ح۔ انڈیلنا۔To Pour۔ خون اور مادۂ شہوت کا نکالنا۔ نکاح کا مقصد یہ نہ ہو کہ صرف خواہش پوری کرنی ہے۔ شادی کا مقصد عیش اور مستی نہ ہو بلکہ گھر بسانا مقصد ہو۔

اس لحاظ سے کاغذی شادی، ویزا شادی، فسکڈ / مقررہ وقت والی شادیاں جائز نہیں ہیں۔

فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ مِنۡهُنَّ فَاٰ تُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً مرد کو خوشی سے خرچ کرنا چاہیئے۔

تم میاں بیوی ایکدوسرے سے فائدہ اُٹھا چکے ہو۔ مرد کو دل سے راضی ہو کر حق مہر ادا کرنا چاہیئے۔

مرد کفیل ہے۔

"اور مقرر ہوئے بعد بھی جس پر تم باہم رضامند ہو جاؤ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں" حق مہر مقرر ہو چکا ہو تو بعد میں اگر بیوی نہ لے تو جائز ہے۔ اگر معاف کر دو تو جائز ہے یا کم لے یا خاوند خوشی سے زیادہ دے سب جائز ہے۔

حدیث کا خلاصہ۔ جو محسنین سے مخلص نہ ہو تو اُس کو خیر نہیں ملتی۔

والدین کے ساتھ احسان کرو۔ میاں بیوی کو آپس میں بہت مخلص ہونا چاہیئے۔

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں"

اللہ تعالیٰ نے خوبصورت نظام دیا ہے۔ یہ نہ سوچیں مرد کو کفیل بنا دیا۔ بلکہ وہ ہماری ذمّہ داری لینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سب حکمتیں معلوم ہیں۔

جس معاشرے کا خاندانی نظام مضبوط ہو گا وہاں کے لوگ خوش، پر سکون اور مطمئن ہونگے۔

جن ملکوں کو ہتھیاروں سے نہ جیتا جا سکے وہ خاندانی نظام توڑ کر برباد ہو گئے۔

سورۃ الممتحنہ میں وہ مسلمان عورتیں جو جنگی قیدی ہو جاتیں، اُن کے بارے میں احکام ہیں۔

اللہ تعالیٰ ناشکرے لوگوں سے نعمتیں چھین لیتا ہے۔ شکر کریں تو وہ مزید دے گا۔ اسلام نے لونڈی کو عزّت دی، بعد کے مسلمان جب عیش پرست ہو گئے تو یہ لفظ بدنام ہو گیا۔

ہم ایک شاندار قوم تھے، ہم نے ناشکرے بن کر بہت کچھ کھو دیا۔ دین سے دوری نے ہمیں ذہنی غلام بنا دیا۔ ہماری نسلوں کا کیا حال ہو گا؟

اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمیں دین کی خدمت کے لئے چُن لے۔ آمین

دین کی خدمت کے لئے قرآن کا علم اور سُنّت کی تعلیم عام کر دیں۔ فخر سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔

حدیث کا خلاصہ: لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔ یعنی والدین کے ساتھ نوکروں اور غلاموں جیسا سلوک ہو گا۔

نکاح ہی کی کچھ اور تفصیل اگلی آیت میں؛

وَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ مِنۡكُمۡ طَوۡلًا اَنۡ يَّنۡكِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ فَمِنۡ مَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ مِّنۡ فَتَيٰتِكُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ‌ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاِيۡمَانِكُمۡ‌ؕ بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ۚ فَانۡكِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ وَاٰ تُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ مُحۡصَنٰتٍ غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ‌ ۚ فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَ تَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ‌ؕ ذٰ لِكَ لِمَنۡ خَشِىَ الۡعَنَتَ مِنۡكُمۡ‌ؕ وَاَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَيۡرٌ لَّـكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۵﴾ اور جو شخص تم میں پوری مقدرت (اور گنجائش) نہ رکھتا ہو آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی تو وہ اپنے آپس کی مسلمان لونڈیوں سے جو کہ تم لوگوں کی مملوکہ ہیں (نکاح کرے) اور تمھارے ایمان کی پوری حالت اللہ ہی کو معلوم ہے تم سب آپس میں ایک دوسرے کے برابر ہو۔ سو ان سے نکاح کر لیا کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور ان کو ان کے مہر قاعدہ کے موافق دے دیا کرو اس طور پر کہ وہ منکوحہ بنائی جائیں نہ تو علانیہ بدکاری کرنے والی ہوں اور نہ خفیہ آشنائی کرنے والی ہوں پھر جب وہ لونڈیاں منکوحہ بنائی جائیں پھر اگر وہ بڑی بے حیائی کا

کام (زنا) کریں تو ان پر اس سزا سے نصف سزا ہو گی کہ آزاد عورتوں پر ہوتی ہے یہ اُس شخص کے لیے ہے جو تم میں زنا کا اندیشہ رکھتا ہو. اور تمھارا ضبط کرنا زیادہ بہتر ہے (بہ نسبت نکاح کنیز کے) اور اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے ہیں بڑے رحمت والے ہیں۔ (۲۵)

یعنی جن لوگوں کا نکاح نہیں ہوتا۔ غریب ہیں واجبی شکل کے ہیں کوئی اُن کو رشتہ نہیں دیتا۔

اُن کے لئے کوئی بہانہ نہیں کہ ناجائز کام کریں۔ چاہے پردیس میں ہیں یا کوئی ویزا مجبوری ہے۔

"تو وہ اپنے آپس کی مسلمان لونڈیوں سے جو کہ تم لوگوں کی مملوکہ ہیں (نکاح کرے)" وہ کسی مسلمان کی لونڈی سے نکاح کر لیں۔ یعنی کسی نوکرانی کی بیٹی سے نکاح کر لو۔ نکاح کا حکم دیا جا رہا ہے۔ غلط تعلق سے منع کیا جا رہا ہے۔

فَانۡكِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ۔۔ خود نہیں کرنی۔ اُس کے مالک سے رشتہ پوچھ کر نکاح کرو۔

" سو ان سے نکاح کر لیا کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے۔۔۔"

نکاح کی چوتھی شرط۔ نکاح خود نہیں کر سکتے۔ بخاری کی حدیث ہے۔ اور **ولی** کے بغیر **نکاح** واقع ہی نہیں ہوتا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا " لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ "

ولی کو نکاح میں شامل کرنا ضروری ہے۔ محبت کی شادی یا عدالتی شادی جس میں باپ موجود نہ ہو جائز نہیں۔ اگر باپ نہیں تو پھر بھائی یا چچا ماموں کا ہونا ضروری ہے۔ قریبی ولی کو چھوڑ کر دور والے ولی کی موجودگی میں نکاح نہیں کر سکتے۔ اگر کسی سے یہ غلطی ہو چکی ہے تو وہ ولی سے اجازت لے کر دوبارہ نکاح کرے۔ ورنہ یہ زنا کا تعلق ہو گا اور اولاد جائز نہیں ہو گی۔

مہر قاعدہ کے موافق دے دیا کرو اس طور پر کہ وہ منکوحہ بنائی جائیں نہ تو علانیہ بدکاری کرنے والی ہوں اور نہ خفیہ آشنائی کرنے والی ہوں پھر جب وہ لونڈیاں منکوحہ بنائی جائیں پھر اگر وہ بڑی بے حیائی کا کام (زنا) کریں تو ان پر اس سزا سے نصف سزا ہو گی کہ آزاد عورتوں پر ہوتی ہے یہ اُس شخص کے لیے ہے جو تم میں زنا کا اندیشہ رکھتا ہو. اور تمھارا ضبط کرنا زیادہ بہتر ہے (بہ نسبت نکاح کنیز کے) اور اللہ تعالٰی بڑے بخشنے والے ہیں بڑے رحمت والے ہیں۔

ولی موجود ہو، مہر دے کر نکاح کرو۔ آزاد نہ تعلق نہ قائم کرو۔ شریف ہو۔ بے حیائی کرنے والی نہ ہوں۔ بعض اوقات جاہل لوگ اس قسم کے تعلقات رکھتے تھے۔ آزاد عورتیں تو پردے والی اور شریف ہوتی تھیں۔

سورۃ مائدہ میں اہلِ کتاب لڑکی سے نکاح کی شرائط ہیں۔

آپ دیکھیں اسلام تو لونڈی کو اجازت نہیں دیتا کہاں عام لوگوں کو زنا کی اجازت دے گا۔ نکاح اعلانیہ کرو۔ کوئی کام چھپا کر نہ کیا جائے۔

یاسرؓ صحابیِ رسولؐ نے ایک لونڈی سمعیہؓ سے نکاح کیا۔ پھر عمار بن یاسرؓ پیدا ہوئے۔ تینوں ابو جہل کی کسٹڈی میں آ گئے۔ تو اُس نے بہت ظلم کیئے۔ سمعیہؓ کو پہلی شہید خاتون کا اعزاز حاصل ہے۔

اسلام میں غیر شادی شدہ لڑکے اور لڑکی کو زنا کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہے۔

"پھر اگر وہ بڑی بے حیائی کا کام (زنا) کریں تو ان پر اس سزا سے نصف سزا ہو گی کہ آزاد عورتوں پر ہوتی ہے یہ اُس شخص کے لیے ہے جو تم میں زنا کا اندیشہ رکھتا ہو."لیکن غلام یا لونڈی کے لئے سزا آدھی ہے یعنی پچاس کوڑے کی سزا۔ لونڈی کے لئے رجم کی سزا نہیں۔

شادی شدہ مرد یا عورت کے لئے رجم (پتھر مار کر مارا جائے) کی سزا ہے۔

" یہ اُس شخص کے لیے ہے جو تم میں زنا کا اندیشہ رکھتا ہو. اور تمھارا ضبط کرنا زیادہ بہتر ہے (بہ نسبت نکاح کنیز کے) اور اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے ہیں بڑے رحمت والے ہیں۔"

کسی کی لونڈی سے شادی کرنا صرف اُسکے لئے جو عام عورت سے شادی نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک عورت کو دو کی غلامی میں نہیں دیا۔

صبر کرو تو بہتر ہے۔ بیوی بلند کردار والی ڈھونڈو۔

حدیثِ کا خلاصہ۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا اے جوانو! شادی کرو۔ اگر نہ کر سکو تو روزے رکھو۔

منگیتر کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ آزادنہ میل جول کی کوئی اجازت نہیں ہے۔

بخاری حدیث کا خلاصہ: زبان کا زنا، ہاتھ کا زنا، قدموں کا زنا اور آخر میں شرمگاہ کا زنا ہوتا ہے۔ آزادنہ تعلق سے ہر طرح کے زنا کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

ہمارے دین نے ہمارے لئے بہترین رہنمائی کی ہے۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ لوگو میں تمہیں ایک ایسا دین دے کر جا رہا ہوں جس کی راتیں بھی دِن کی طرح واضع ہیں۔ (ہر طرح کی واضع ہدایات ہیں)۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

﴿۲۶﴾ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ تم سے بیان کردے اور تم سے پہلے لوگوں کے احوال تم کو بتادے اور تم پر توجہ فرمادے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں۔

پہلی قوموں کے قصّے بتائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں غلطیوں اور گناہوں سے بچاتے ہیں۔ ہدایت عطا فرماتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ہم بزرگ کا کسی عالم کا ہاتھ پکڑ لیں کہ یہ ہمیں بچالینگے۔

زکریاؑ نے اللہ تعالیٰ کو خود پکارا کہ مجھے عطا فرمادے۔

اُمتِ مسلمہ شخصیات میں کھو کر دین کا اصل پیغام بھول گئی۔ خود اللہ تعالیٰ سے تعلق بنائیں۔

بچوں کی اچھی تربیت کریں۔ دیکھیں عظیم قومیں اپنی آنے والی نسلوں کو کتنا تیار کرتی ہیں؟

اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور اپنے خاندان والوں کے لئے دعائیں مانگیں۔ ہدایت مانگیں۔

آیات 26،27،28 میں شریعت کے احکام سکھادیئے۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا

﴿۲۷﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾

اور اللہ تعالیٰ کو تو تمھارے حال پر توجہ فرمانا منظور ہے اور جو لوگ شہوت پرست ہیں وہ یوں چاہتے ہیں کہ تم بڑی بھاری کجی میں پڑ جاؤ۔ (۲۷) اللہ تعالیٰ کو تمھارے ساتھ تخفیف منظور ہے اور آدمی کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ (۲۸)

عیسائیوں نے شریعت کو ترک کر دیا۔1920 میں انہوں نے کہہ دیا کہ حلال اور حرام کو چھوڑ دو۔ اپنی مرضی کرو۔ مذہب لڑائی کرواتا ہے۔ نعوذ باللہ۔

خواہش پرست چاہتے ہیں کہ کوئی روک ٹوک نہ ہو۔ شہوت اور خواہش سب سے بڑے طاغوت ہیں۔

جس دن بچے مرضی کرنے لگیں گے تو وہ سر پر چڑھتے ہیں۔ اُن کو صبر اور برداشت کرنا سکھائیں۔

نفس کو کنٹرول کریں۔ نیند، بھوک، خواہشات جتنی مرضی بڑھالیں۔

شیطان نے بھی پہلے آدمؑ اور حواؑ کو خواہش دلائی۔ یہ شریعت کے مقابلے پر دوڑتی ہے۔

عائشہؓ نے فرمایا کہ جو چاہا کھالیا بھی اسراف ہے۔ تو اپنے نفس پر قابو پائیں۔ بچوں کو بھی اگر کامیاب انسان بنانا ہے تو صبر اور برداشت سکھائیں۔

" اللہ تعالیٰ کو تمھارے ساتھ تخفیف منظور ہے اور آدمی کمزور پیدا کیا گیا ہے۔(۲۸)" ہر طرح کے بوجھ سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ انسان کمزور ہے۔ صرف محدود دائرہ کار ہے۔ ہر صلاحیت محدود ہے۔

سورۃ الاعراف میں ہے کہ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ نے روح پھونکی تھی، اس وجہ سے ہم چلتے پھرتے ہیں۔ انسان عام لوگ ہیں۔ خواہش ہونا جائز ہے لیکن محدود طریقے سے پوری کریں۔

اچھے کپڑے پہننا اور اچھے کھانے کھانا جائز ہے لیکن ہر وقت یہی کچھ نہ کرتے رہیں۔

آج کے سبق کا خلاصہ:

Allah loves us he is our well-wisher.

اللہ تعالیٰ ہم پر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اُسے ہم سے محبت ہے وہ ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری ہمت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔